174438-ایک شخص سفر سے واپس آیا اور اپنی بیوی سے رمضان میں دن کے وقت جماع کیا تو کیا اس پر کفارہ لازم ہوگا؟

سوال

سوال : ایسے شخص کا کیا حکم ہے جس نے اپنے ملک کے دار الافتاء کے فتوی پر عمل کرتے ہوئے ملکی دفاع میں جہاد کے عذر سے روزہ افطار کرلیا، پھر جب میدان کارزار سے کئی دنوں کے بعد گھر آیا تو رمضان تھا اور صبح کا وقت تھا، اس نے میدان جنگ میں ہونے کی وجہ سے روزہ بھی نہیں رکھا ہوا تھا، اس نے گھر آکر اپنی روزہ دار بیوی سے جماع کر لیا؛ اب اس شخص کا اور اس کی بیوی کا راضی ہونے یا عدم رضامندی کی حالت میں کیا حکم ہے؟ اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر سے نوازے۔

پسندیدہ جواب

اگر کوئی شخص سفر سے گھر واپس آجائے یا مریض شخص صحت یاب ہو جائے، یا کوئی خاتون دن کے وقت حیض سے پاک ہو جائے تو جمہور علمائے کرام کے ہاں بقیہ دن کھانے پینے سے رک کے رہنا لازمی نہیں ہے۔

مزید کیلیے آپ سوال نمبر : (49008) کا جواب ملاحظہ کریں۔

لیکن یہ سب افراد اپنی اس بیوی سے جماع نہیں کر سکتے جس نے روزہ رکھا ہوا ہے اور وہ مقیم بھی ہے، اگر اس نے یہ بات جانتے ہوئے بھی جماع کر لیا تو اسے اپنی بیوی کو گناہ کے کام پر معاونت اور ترغیب دینے کی وجہ سے گناہ ہوگا۔

بیوی کے بارے میں قدرے تفصیل ہے :

-اگر بیوی کو جماع کیلیے مجبور کیا گیا یا بیوی بھول گئی کہ اس کا روزہ ہے، یا بیوی کو یہ ہی علم نہیں تھا کہ رمضان میں دن کے وقت جماع کرنا حرام ہے، تو ان تینوں صورتوں میں بیوی کا روزہ صحیح ہے، اس پر راجح موقف کے مطابق کفارہ یا قضا لازم نہیں ہوگی۔

-اگر بیوی کو حرمت جماع کا علم تھا اور یاد بھی تھا، تو جمہور فقہائے کرام کے مطابق اسے گناہ ہوگا، اس کا روزہ باطل ہو جائے گا، اس پر کفارہ دینا بھی لازم ہوگا؛ کیونکہ صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا تھا جس نے رمضان میں دن کے وقت اپنی بیوی سے جماع کیا، اور اصولی طور پر مرد و خواتین کے درمیان احکامات میں یکسانیت پائی جاتی ہے، صرف انہی احکامات میں خواتین کا حکم مردوں سے جدا ہوتا ہے جہاں شریعت وضاحت کر دے۔

چونکہ اس خاتون نے رمضان کی حرمت جماع کے ذریعے پامال کی ہے تو اس پر بھی مرد کی طرح کفارہ الگ سے واجب ہوگا؛ کیونکہ یہ کفارہ جماع کے ساتھ منسلک ہے، اس لیے مرد و خاتون دونوں پر یکساں کفارہ ہوگا، جیسے زنا میں دونوں پر یکساں حد ہوتی ہے۔

مزید کیلیے سوال نمبر : (106532) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم.